از امام ولی اللہ دہلوی رح

لباس کے آداب

عقلائے روزگار کا اس پر اتفاق ہے کہ برہنگی عیب ہے اور لباس زینت ہے اس لیے شرم گاہوں اور رانوں کو کھلا رکھنا بے شرمی ہے۔ سب سے افضل لباس وہ ہے جو سب اعضائے بدن اور تمام جسم کو چھپائے اور اس میں شرم گاہوں کو چھپانے والا کپڑا اس کپڑے سے جدا ہو جو باقی اعضائے بدن کو چھپانے کے لیے استعمال ہو اور لباس ایسا ہو کہ انسان اپنے ہاتھوں کو آزادانہ حرکت دے سکے اور اپنی ضروریات کو پورا کرتے وقت انہیں یہ محسوس نہ ہو کہ وہ گردن سے معلق اور بندھے ہوئے ہیں۔ مردوں کو ایسے کپڑوں سے احتراز کرنا چاہیئے جو عشرت پرستی، بدمستی، بے راہ روی اور مسخرہ پن کا مظہر ہوں جیسے ریشمی ارغوانی اور زعفرانی کپڑے اور نہ اتنا چست کپڑا پہنیں جس سے جسم کا حجم نظر آرہا ہو۔

(البدور البازغہ مترجم ص ۱۲۲)

از امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھی رح

اللہ والوں کی صحبت کا اثر

اللہ کی خاص رحمت سے جس طرح ابتدائی عمر میں اسلام کی سمجھ آسان ہو گئی اسی طرح کی خاص رحمت کا اثر یہ بھی ہے کہ سندھ میں حضرت حافظ محمد صدیق صاحب رح (بھرچونڈی والے) کی خدمت میں پہنچ گیا جو اپنے وقت کے جنید اور سید العارفین تھے۔ چند ماہ میں ان کی صحبت میں رہا۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ اسلامی معاشرت میرے لیے اسی طرح طبیعت ثانیہ بن گئی جس طرح ایک پیدائشی مسلمان کی ہوتی ہے حضرت نے ایک روز میرے سامنے اپنے لوگوں کو مخاطب فرمایا کہ عبید اللہ نے اللہ کے لیے ہم کو اپنا ماں باپ بنایا ہے اس کلمہ مبارک کی تاثیر خاص طور پر میرے دل میں محفوظ ہے۔ میں انہیں اپنا دینی باپ سمجھتا ہوں اور محض اسی لیے سندھ کو مستقل وطن بنایا یا بن گیا۔ میں نے قادری راشدی طریقہ میں حضرت رح سے بیعت کر لی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ محسوس ہوا کہ بڑے سے بڑے انسان سے بھی بہت کم مرعوب ہوتا ہوں۔

(مولانا سندھی رح کے علوم و افکار ص ۲۱۸)